بسم اللہ الرحمن الرحیم

یزید! تم جو چالیں چل سکتے ہو چلو، جو کوشش کر سکتے ہو کرو، لیکن خدا کی قسم نہ تو تم ہمارے ذکر کو کبھی مٹا سکو گے، اور نہ ہی ہماری یاد کو دلوں سے محو کر سکو گے۔

(حضرت زینب س)

دربارِ یزید (شام) میں حضرت زینب سلام اللہ علیہا

کا

تاریخی خطبہ

مکمل متن

تحقیق و ترجمہ

علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

زیر سرپرستی حضرت قائم آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف

ناشر: موسسہ رسول الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکستان
زیر نگرانی: مرجع شیعیان جہان آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی دامت برکاتہ

نام کتاب: دربار یزید (شام) میں حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا تاریخی خطبہ
تحقیق و ترجمہ: علامہ محمد علی فاضل مد ظلہ العالی
تدوین: محمد کاظم علی
تاریخ اشاعت: اگست 2015ء
اہتمام: شبیر احمد خان' ڈاکٹر آصف علی' جناب شبر حسین' سجاد حیدر'
سجاد حیدر خان 0333-5363636

فون: 0514922119
موبائل: 03336446072

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دربارِ یزید (شام) میں حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا

تاریخی خطبہ

- **خطبے کا پس منظر اور واقعات کا مختصر جائزہ**

فاطمہ بنت الحسینؑ کی مظلومی:

ارشاد شیخ مفید ج: ۲ ص: ۱۲۰ میں ہے کہ جب اسرائے اہل بیتؑ کا قافلہ دربارِ یزید میں پہنچا تو اسی اثنا میں ایک شامی نے حضرت امام حسینؑ کی بچی جناب فاطمہ بن الحسینؑ کی طرف اشارہ کر کے یزید سے کہا: نعوذ باللہ "یہ بچی کنیزی میں مجھے دے دے۔"

بچی یہ سن کر لرز گئی اور اپنی پھوپھی جناب زینبؑ سے لپٹ گئی اور رو کر کہا:

"پھوپھی! ایک تو یتیم ہوئی اب کنیز بھی بنائی جا رہی ہوں۔"

جناب عالیہ زینب سلام اللہ علیہا نے اس شامی کی طرف منہ کر کے فرمایا:

"کیا تمہاری جرات اور کیا یزید کی کہ اس بچی کو کنیزی میں لو!!"

یہ سن کر یزید نے کہا:

"خدا کی قسم اگر چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں اور اسے کنیزی میں دے سکتا ہوں!!"

علیؑ کی جرات میں زینبؑ عالیہ نے فرمایا:

"خدا کی قسم! ہرگز خدا نے تجھے ایسی قدرت و طاقت عطا نہیں کی، مگر یہ کہ تو کھلم کھلا کافر ہو جائے اور کسی دوسرے دین کو اختیار کر لے"

یہ سن کر یزید کو غصہ آگیا اور کہنے لگا: تمہاری کیا جرات کہ تو میرے ساتھ اس طرح کی باتیں کرے، تیرا باپ اور بھائی دین سے خارج ہو چکے ہیں" (نعوذ باللہ)

جناب زینبؑ نے فرمایا:

"اگر تو مسلمان ہے تو تجھے ماننا پڑے گا کہ تو اور تیرے باپ دادا نے ہی میرے باپ اور بھائی کا دیا ہوا دین اختیار کیا ہے!"

یزید نے کہا: (نعوذ باللہ) اے دشمن خدا تو سچ نہیں کہہ رہی!

زینب عالیہؑ نے فرمایا:

یزید! حکومت تیرے ہاتھ میں ہے تو جو چاہے کہہ سکتا ہے۔ اس لیے کہ تجھے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں اور ہم قیدی ہیں اس لیے تو ہماری ہر بات کو طاقت کے ذریعہ دبانا چاہتا ہے۔

اب یزید کو احساس ندامت ہوا اور وہ خاموش ہو گیا۔

بحار الانوار ص: ۱۳۶ میں ہے کہ: اس شامی نے یزید سے پوچھا کہ "یہ بچی کون ہے؟"

یزید بولا:

"فاطمہ بنت الحسینؑ ہے اور یہ خاتون زینب بنت علیؑ بن ابی طالبؑ ہے"

شامی: وہی حسینؑ، جو علیؑ اور فاطمہؑ کا بیٹا ہے؟

یزید: ہاں ہاں وہی!!

یہ سن کر اس نے کہا:

یزید! خدا تجھ پر لعنت کرے تو نے آل محمدؐ کو قتل کیا اور پھر ان کی اولاد کو قیدی بھی بنالیا؟ اللہ کی قسم میں سمجھا تھا کہ یہ روم کے قیدی ہیں۔ یزید نے اسے کہا: خدا کی قسم! تجھے بھی انہیں کے ساتھ ملحق کئے دیتا ہوں! یہ کہا اور حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی جگہ پر اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

(کتاب الدمعۃ الساکبہ: ۵ ص: ۱۰۵ میں ہے کہ)

اب یزید نے حکم دیا اس کی چوب خیزران کی چھڑی لائی جائے' چنانچہ وہ لائی گئی اور اس نے اہل بیت علیہم السلام کے سامنے مظلوم حسینؑ کے سر کی بے ادبی کرتے ہوئے ان کے لبوں اور دانتوں پر ضربیں مارنا شروع کر دیں۔ دکھیا بہن سے یہ منظر دیکھا نہ گیا' علیا زینبؑ نے اپنا سنہ پر پیٹ کر فریاد کرنا شروع کر دی اور کہا:

''یَا حُسَیْنَاہ! یَا حَبِیْبَ رَسُوْلِ اللهِ! یَاابْنَ مَکَّۃَ وَ مِنٰی یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ! یَاابْنَ بِنْتِ الْمُصْطَفٰی۔۔۔

ہائے حسینؑ! ہائے رسول خدا کے پیارے! اے مکہ و منیٰ کے فرزند! اے فاطمہ زہرا سیدۃ النساء کے فرزند! اے دختر رسول کے نور نظر!

محمد مصطفیٰ کی نواسی کا یہ نوحہ اس قدر جان سوز و جان گداز تھا کہ دربار میں موجود ہر دوست و دشمن دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ اور یزید لعین نے خود وہ مقدس سر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا۔ ابھی اس نے سر کو سامنے رکھا ہی تھا کہ قصر شاہی سے ایک معظمہ کے دردناک آواز میں اس بین نے دربار میں موجود تمام لوگوں کے دلوں کو تڑپا دیا:

يَا حَبِيبَاهُ! يَا سَيِّدَ أَهْلِ بَيْتَاهُ! يَا ابْنَ مُحَمَّدَاهُ! يَا رَبِيعَ الْأَرَامِلِ وَالْيَتَامىٰ! يَا قَتِيلَ أَوْلَادِ الْأَدْعِيَآءِ!

اے محبوب حسینؑ! اے اہل بیت کے سردار حسینؑ اے محمد مصطفیٰؐ کے فرزند حسینؑ! اے بیواؤں اور یتیموں کی زندگی کی بہار حسینؑ! اے کمینے لوگوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے حسینؑ!

جب یزید (لعین) نے مخدرات عصمت کے رونے کی آواز اور "واحسیناہ" کی فریاد سنی تو قیدیوں کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہوئے اور شہداء کے قتل کی خوشی مناتے ہوئے یہ شعر پڑھا:

يَا صَيْحَةً تُحْمَدُ مِنْ صَوَآئِحٍ مَا أَهْوَنَ الْمَوْتَ عَلَى النَّوَآئِحِ

خواتین کی نوحہ وبکا کی یہ آوازیں میں کس قدر پسندیدہ ہیں اور کس قدر آسان ہے عزیزوں کی موت اور عورتوں کے لیے جو نوحے کر رہی ہوتی ہیں۔

اس کے بعد اس نے خیزران کی چھڑی کو پھر اٹھایا اور مظلوم کربلا کے لب ودندان کی توہین کرتے ہوئے یہ کافرانہ اشعار پڑھے:

لَيْتَ أَشْيَاخِيْ بِبَدْرٍ شَهِدُوْا (۲)

جَزَعَ الْخَزْرَجِ مِنْ وَقْعِ الْأَسَلِ

لَأَهَلُّوْا وَاسْتَهَلُّوْا فَرَحًا

ثُمَّ قَالُوْا يَا يَزِيْدُ لَا تُشَلْ

لَعِبَتْ هَاشِمُ بِالْمُلْكِ فَلَا

مَلَكٌ جَآءَهُ وَلَا وَحْيٌ نَزَلْ

اے کاش میرے وہ بزرگ آج ہوتے جو جنگ بدر میں مارے گئے۔ وہ قبیلہ خزرج کی چیخ و پکار کو سنتے جو نیزوں کی وجہ سے بلند ہو رہی ہے' تو اس وقت وہ خوش ہو ہو کر مجھے داد دیتے اور کہتے "یزید! تیرے ہاتھ شل نہ ہوں۔" بنی ہاشم نے ملک کے ساتھ ایک کھیل کھیلا ہے حالانکہ نہ تو کوئی فرشتہ آیا ہے اور نہ ہی کوئی وحی نازل ہوئی ہے۔

لَسْتُ مِنْ خِنْدَفٍ(۲) اِنْ لَمْ اَنْتَقِمْ

مِنْ بَنِیْ اَحْمَدَ مَاکَانَ فَعَلْ

میں اگر اپنے بزرگوں کا اولاد احمدؐ سے ان کے لیے انتقام نہ لوں' خندف کے خاندان سے نہ ہوں۔

بحار الانوار میں ہے پیغمبر خدا کے ایک صحابی نضلہ ابن عبید جو ابو برزہ اسلمی کے نام سے مشہور ہیں بصرہ کے رہنے والے تھے ۶۴ھ میں وفات پائی۔ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ تڑپ اٹھے اور کہنے لگے: "یزید! تجھ پر افسوس ہے' تو حسینؑ بن زہراؑ کے دانتوں پر چھڑی مار رہا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنی انہی آنکھوں سے حضرت رسالتمآبؐ کو دیکھا ہے کہ وہ ان دانتوں اور لبوں کو بوسہ دے رہے تھے۔ اور ان دونوں بھائیوں حسنؑ اور حسینؑ سے فرما رہے تھے: "تم دونوں جوانان جنت کے سردار ہو! خداوند عالم تمہارے قاتلوں کو تباہ و برباد کرے گا۔ انہیں اپنی لعنت کا مستحق بنادے گا اور ان کے لیے جہنم کو آمادہ کر دے گا"۔

یزید نے جب یہ باتیں سنیں تو غضب ناک ہو گیا اور حکم دیا کہ اسے دربار سے نکال دیا جائے۔

(بحار الانوار ج: ۴۵ ص: ۱۳۲)

یزید نے اپنے ظلم و ستم کی کاروائی جاری رکھی اور چوب خیزران سے لبوں اور دانتوں کی بے ادبی کرتے ہوئے کہا:

"حسینؑ! کیسا پایا میرے اشعار پڑھنے اور رقص و سرود کی محفلیں سجانے کو؟

اتنے میں یزید کے محل سے ایک کنیز باہر نکلی اور جب اس دلخراش منظر کو دیکھا تو کہنے لگی:

"خدا تمہارے بدن سے تمہارے ہاتھ پاؤں جدا کرے اور آخرت کی آگ میں جلانے سے پہلے دنیا کی آگ میں جلائے! اے ملعون!! جن دانتوں کو رسول خدا چومتے نہیں تھکتے تھے تو چھڑی کے ساتھ ان کی توہین کر رہا ہے؟

یزید نے کہا:

"خدا تیرا سر تن سے جدا کرے یہ کیا کہہ رہی ہو؟

اس نے کہا:

او یزید! میں سوئی ہوئی تھی ابھی مجھے اچھی طرح نیند نہیں آئی تھی نیم بیداری کی حالت میں میں نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور نور کا ایک زینہ زمین پر اترا اور اس سے سبز رنگ کا لباس زیب تن کئے دو جوان اترے "زبرجد کی ایک بساط ان کے لیے بچھائی گئی جس کا نور مشرق و مغرب تک پھیل گیا۔ اچانک ایک میان قامت ماہ صورت انسان اس زینے سے اترا اور وہیں پر بیٹھ گیا۔ اور بلند آواز سے کہنے لگا: بابا آدمؑ آپ بھی اتریے بابا ابراہیمؑ آپ بھی نیچے تشریف لائیے اے برادر موسیٰ! اور اے بھائی عیسیٰؑ آپ بھی تشریف لے آیئے! اس کے بعد میں نے ایک خاتون معظمہ کو دیکھا جو سر کے بال کھولے کھڑی فریاد کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی: جناب حوا! جناب سارہ! بہن مریم! اماں خدیجہ! آپ بھی آیئے!! اتنے میں ہاتف نے آواز دی:

"یہ ہیں فاطمہ زہرا دختر رسول خدا زوجہ علی مرتضیٰ مادر حسین سید الشہداء مشیۂ جور و جفا در زمین کربلا صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

اس وقت فاطمہ زہراؑ نے رو کر کہا: اے بابا! آپ نہیں دیکھ رہے کہ آپ کی امت نے میرے بیٹے حسینؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟

یہ سن کر حضرت رسول خداؐ پر سخت گریہ طاری ہو گیا، جس کی وجہ سے وہاں پر موجود تمام انبیاء زور زور سے رونے لگے۔ حتیٰ کہ فرشتوں کے رونے کی آوازیں بھی آنے لگیں۔ پھر حضور پاکؐ نے حضرت آدمؑ کی طرف منہ کر کے فرمایا:

بابا آدمؑ! آپ نہیں دیکھ رہے کہ میرے بعد ظالموں نے میرے لعل حسینؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ قیامت کے دن انہیں میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی!!

حضرت آدمؑ پر گریہ طاری ہو گیا دوسرے انبیاء روتے رہے فرشتے بھی خاموش نہیں ہوئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ تقریباً اسی (۸۰) ہزار انسانوں کا ایک لشکر ہے جس کے آگے آگے ایک جوان ہے جس کے ہاتھ میں سبز رنگ کا علَم ہے اور ساتھ ہی بے شمار آتشیں اسلحہ ہے جسے وہ ہوا میں لہراتے ہوئے کہہ رہا ہے "اے آتشین اسلحہ! اس گھر والے یعنی یزید بن معاویہ کو اپنی لپیٹ میں لے لے!!" یزید تو اس وقت میں نے تجھے دیکھا کہ تو چیخ چلا رہا تھا آگ! آگ!! اب آگ سے بچ کر کہاں جا سکتا ہوں!!

یزید نے جب اس کنیز کی زبانی خواب سنا تو کہنے لگا: تیرا ستیاناس! کیا بکواس کر رہی ہے، تو چاہتی ہے کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمسار کرے؟ پھر اس کے حکم کے مطابق اس کنیز کا سر قلم کر دیا گیا۔ (ریاض الاحزان ص: ۱۲۲)

یزید کی شراب خوری:

لمقام زخار ص: ۵۷۷ میں ہے) "اس کے بعد یزید نے فقاع" یعنی جو کی شراب منگوائی اور خود بھی پینے لگا اور اپنے ہم پیالہ دوستوں کو بھی پلانے لگا اور ساتھ ہی کہنے لگا:

"یہ مبارک شراب ہے' اس کی منجملہ برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم اسے پہلی مرتبہ ایسی حالت میں پی رہے ہیں کہ ہمارے دشمن حسینؑ کا سر ہمارے دستر خوان پر ہے اور اسی وجہ سے ہمارا دستر خوان بچھا ہوا ہے اور ہم سکون کے ساتھ اور مطمئن ہو کر کھانا کھا رہے ہیں اور شراب پی رہے ہیں!!"

حضرت سکینہ بنت الحسینؑ فرماتی ہیں خدا کی قسم آج تک میں نے یزید سے بڑھ کر نہ کوئی کافر دیکھا ہے نہ ظالم اور نہ ہی سنگدل!!

سفیر روم کی داستان:

بحار: ۴۵ ص: ۱۴۱ میں ہے: یزید کے دربار میں روم کا سفیر بھی موجود تھا۔ جو اس دردناک اور دلخراش منظر کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے خود یزید سے پوچھا کہ یہ کس کا سر ہے جس کی تو اس قدر توہین کر رہا ہے؟ یزید نے بڑے تعجب کے ساتھ پوچھا: "تم کس لیے پوچھ رہے ہو؟" کہا:

جب میں روم واپس جاؤں گا اور مجھ سے تیرے دربار میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں پوچھا جائے گا تو مجھے اس ماجرا کی مسرت اور شادمانی کی وجہ معلوم ہونی چاہیے تاکہ بادشاہ روم کو بتاؤں اور وہ بھی تیری خوشیوں میں شریک ہو جائے۔

یزید: یہ حسین بن فاطمہ بنت محمدؐ کا سر ہے۔

سفیر: محمدؐ وہی جو تمہارے پیغمبر ہیں؟

:۔۔۔۔ہاں' ہاں وہی!!

:۔۔۔۔اس کے والد کا کیا نام ہے؟

:۔۔۔۔رسول کے چچازاد اور داماد علی بن ابی طالبؑ

:۔۔۔۔برباد ہو جاؤ اس دین کے لانے والے کے ساتھ جو تم نے اپنایا ہوا ہے!! اس سے تو میرا دین بہتر ہے' کیونکہ میرے والد حضرت داود۔ کے پوتے پڑ پوتے ہیں میرے اور حضرت داود۔ کے درمیان کئی نسلوں کا واسطہ ہے' لیکن میرے دین کے لوگ میرا بے حد احترام کرتے ہیں اور ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ۔ جس گدھے پر صرف ایک بار سوار ہوئے تھے اس کا سم ہمارے کلیسا میں ہے' لوگ دور دراز سے اس کی زیارت کے لیے آتے ہیں مگر تم ہو کہ اپنے پیغمبر کی اولاد کا خون بہا رہے ہو اور انہیں قتل کر رہے ہو پیغمبر کے اور جس کے درمیان میں صرف ایک بیٹی کا فاصلہ ہے۔یہ تمہارا کیسا دین ہے؟

ملہوف ص: ۹۷ میں ہے کہ ایک اور روایت کے مطابق جب یزید نے اس کی یہ باتیں سنیں تو کہا: "اس غیر ملکی نصرانی کو یہیں قتل کر دیا جائے کہ اس نے ہمیں اپنے ہی ملک میں رسوا کر دیا ہے۔"

جب سفیر نے یہ سنا تو کہنے لگا:

"اب جبکہ تم میرے قتل کا تہیہ کر ہی چکے ہو تو میری ایک بات کو خوب غور سے سن لو اور وہ یہ کہ "میں نے گزشتہ شب رسول خداؐ کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ مجھے بہشت کی خوشخبری دے رہے تھے' میں اس خواب سے حیرت میں پڑ گیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کا رسول مجھے جنت کی خوشخبری دے! اب اس خواب کی تعبیر

مجھ پر ظاہر ہو رہی ہے اور مجھے یقین ہوگیا ہے کہ حضور پاکؐ کی خوشخبری بالکل صحیح تھی!"

اس کے بعد اس نے کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا' امام پاکؑ کے مقدس سر کو سینے سے لگایا اور بوسے دینے لگا اور رو رو کر نڈھال ہوگیا اس کے بعد اس شہید راہ خدا کو اپنا گواہ ٹھہرایا پھر اسے بھی شہید کر دیا گیا۔

مقتل الحسین مقرم میں ہے کہ سفیر روم کے قتل کے موقع پر حاضرین دربار نے مظلوم حسینؑ کے مقدس سر سے بلند آواز اور واضح الفاظ میں یہ سنا:

''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہ'' قوت اور طاقت تو بس اللہ ہی کے لیے ہے۔

اس موقعہ پر علیؑ کی شیر دل بیٹی محمد مصطفیٰؐ کی نواسی جناب زینب کبریٰؑ نے بڑے دردناک انداز میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

البتہ خطبہ کو پڑھنے سے پہلے اس کالم کو ضرور پڑھیے جو روزنامہ جنگ راولپنڈی مجریہ ۲۲/صفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء میں جناب مظہر برلاس نے "چہرہ" کے عنوان سے تحریر کیا ہے۔

زرد پتوں پہ رنگ سارے

چہرہ

مظہر برلاس

انسانی حقوق کا بہترین چارٹر

جنگ عظیم دوم میں جب بہت زیادہ قتل وغارت ہو چکی تھی تو دنیا کے طاقتور ترین ملکوں کے حکمرانوں نے سوچا کہ اب دنیا میں ایک ایسا ادارہ ہونا چاہیے جو انسانی حقوق کا خیال رکھ سکے۔ تاکہ ہر ایک کے حقوق محفوظ ہو سکیں۔ اسٹالن' روزویلٹ' ڈیگال اور چرچل کی کوششوں سے اقوام متحدہ بنانے کی کوشش کا آغاز ہوا۔ امریکہ' روس' برطانیہ اور فرانس کے حکمرانوں نے جب ٹھان لیا تو یہ ادارہ بن گیا۔ اقوام متحدہ کے قیام کے وقت ایک مسئلہ درپیش تھا کہ انسانی حقوق کا چارٹر کیسے ترتیب دیا جائے' اس مقصد کیلئے دنیا بھر سے ڈھائی تین سو دانشوروں کو مدعو کیا گیا۔ ان دانشوروں کا تعلق مختلف ممالک اور مختلف مذاہب سے تھا۔

یہ دانشور تین مہینوں تک میٹنگز کرتے رہے' پھر ایک دن تمام دانشور متفقہ طور پر ایک چارٹر مرتب کر کے لے آئے' انسانی حقوق کا یہ چارٹر بہت پسند آیا۔ طاقتور حکمرانوں نے پوچھا کہ یہ کہاں سے اور کیسے مرتب کیا ہے۔

دانشوروں نے جواب دیا۔ آج سے تیرہ سو سال قبل عراق کے صحرا میں مسلمانوں کے نبیؐ کے ایک نواسے حسینؓ کو ان کے اپنے ہی لوگوں نے شہید کر ڈالا تھا۔ اس شہادت کے بعد حسینؓ کی ایک بہن سیدہ زینبؓ کو وقت کے حکمران یزید کے دربار میں حاضر کیا گیا' اس مرحلے پر جناب سیدہ زینبؓ نے جو خطبہ دیا۔ پوری انسانی تاریخ میں انسانی حقوق پر اس سے بہتر خطبہ نہیں ملا۔ سو ہم حضرت آدم سے لے کر آج تک کی پوری تاریخ چھان کر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ **"انسانی حقوق کا بہترین چارٹر یہی خطبہ ہے"**

دانشوروں کی یہ گفتگو اقوام متحدہ کے ریکارڈ میں محفوظ ہے جس کو شک ہو وہ جنیوا جا کر دیکھ سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کے قیام کے وقت' انسانی حقوق کے حوالے سے کیا کچھ ہوا تھا۔

- دربارِ یزید (شام) میں حضرت زینب سلام اللہ علیہا

کا

تاریخی خطبہ

یہ اظہر من الشمس خطبہ تاریخ اسلام کے فصیح ترین اور سلطنت امویہ کیلئے تباہ کن ترین خطبات میں سے ایک ہے 'ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بلند ترین روح اور بے نظیر شجاعت کاآئینہ دار ہے۔جوان کی دختر نیک اختر کی زبان مبارک سے بیان ہوا ہے۔جوان کے والد گرامی کی منطق کاترجمان ہے۔اور یہاں پر جن اہم نکات کی طرف اشارہ ضروری ہے وہ سات ہیں۔فہرست وار ذکر کیا جائے گا

ا۔اس خطبہ میں اسلام کی شیر دل خاتون نے چند تباہ کن جملوں کے ساتھ یزید کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔اور قرآنی آیات کے ساتھ استدلال کر کے واضح کر دیا کہ خداوند عالم کے نزدیک اس کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟فرماتی ہیں کہ :اپنی حکومت 'اپنے محل اور اپنے مال و دولت سے یہ نہ سمجھ لے کہ خدا کی طرف سے تجھے کوئی خصوصی امتیاز حاصل ہوا ہے؟نہیں بلکہ تو ان لوگوں شامل ہے جنہیں اللہ نے اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے تاکہ گناہوں کے بوجھ سے ان کی کمر جھک جائے اور انہیں رسوا کر کے جہنم میں دھکیل دے۔

۲۔خطبے کے دوسرے حصے میں سیدہ طاہرہؑ نے فتح مکہ کے موقع پر یزید کے آباؤاجداد کے ساتھ رسول خداﷺ نے جو سلوک کیا تھا۔یعنی انہیں معاف کر کے آزاد کر دیا تھا اسے ذکر کیا اور ساتھ ہی اس کا مقائسہ یزید کے طرز عمل سے کیا کہ اس نے اس کا صلہ یہ دیا کہ اولاد رسولﷺ کو شہید کیا ان کے سروں کو نیزوں پر چڑھا کر

اور رسول ﷺ کی بیٹیوں کو قید کر کے شہر بہ شہر پھرایا۔ اس طرح سے سیدہ زینبؑ نے یزید کی پیشانی پر باطل کی مہر ثبت کر دی۔

۳۔ خطبے کے تیسرے حصے میں سیدہؑ نے یزید کے کفر آمیز کلمات کو ذکر کیا اور ببانگ دہل اس بات کا اعلان کیا کہ اس کا اسلام اور ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور بہت جلد وہ اپنے آباؤ اجداد کے انجام سے دوچار ہوگا۔ اور جوان کا ٹھکانہ ہے اس ٹھکانہ بھی وہی ہوگا۔

۴۔ اس کے چوتھے حصے میں شہداء کے بلند مقام و مرتبے کو خصوصاً کربلا میں اہل بیت پیغمبر ﷺ کے شہداء کے مقام و منزلت کا اجاگر کیا۔ اور ان پر فخر اپنے لئے بہت بڑا اعزاز قرار دیا۔

۵۔ اس کے پانچویں حصے میں بتایا کہ قیامت کے دن یزید کو خدا کے محکمہ عدل میں پیش ہونا ہے۔ جس کا فیصلہ کرنے والا خود خدا ہوگا محمد مصطفیٰ ﷺ مدعی ہوں گے اور جس کے گواہ خدا کے فرشتے ہوں گے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ فیصلہ کیا ہوگا؟

۶۔ پھر یزید کی انتہائی تحقیر و توہین کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ: "زمانے کی ستم ظریفی یہ ہے کہ اس نے مجھے تیرے سامنے ایک خاتون قیدی کی صورت میں لا کھڑا کیا ہے تو اس سے تو یہ نہ سمجھ کہ میرے نزدیک تیری کوئی حیثیت یا کوئی قدر و قیمت ہے ایمیں تو تجھے اس قابل بھی نہیں سمجھتی کہ تیرے ساتھ کوئی بات کروں۔ اگر میں کچھ بول رہی ہوں تو یہ میری مجبوری ہے"۔

۷۔ اپنے خطبے کے آخری حصے میں خاندان عصمت و طہارت پر خداوند عالم کی بے پایان نعمتوں پہ اس کا شکر ادا کرتی ہیں ایسی نعمتیں جن کا آغاز خدا کی رحمت اور سعادت سے ہوتا ہے اور اختتام شہادت اور کرامت پر ہوتا ہے۔

(بحار الانوار ۴۵ ص: ۱۳۳ اور احتجاج طبرسی: ۲ ص: ۱۲۲ میں قدرے مختلف عبارتوں کے ساتھ ہے)

عقیلہ بنی ہاشم، عالمہ غیر معلمہ، فصاحت وبلاغتِ امیر المومنین علی بن ابی طالب کی ورثہ دار، شریکۃ الحسینؑ، ثانی زہراء، زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا نے جب یزید کی اس حد تک جسارت اور بے باکی کو دیکھا اور ساتھ ہی دربار کی فضا کو بہت ہی مناسب ملاحظہ کیا تو جلال میں آگئیں اور علی کی شیر دل بیٹی نے کھڑے ہو کر ایک ایسا تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس سے دربار کے در و دیوار ہل گئے۔ اور دربار میں ایک انقلاب برپا ہو گیا۔ ملاحظہ فرمایئے۔

○ خطبہ کا مکمل متن

خطبہ کا مکمل متن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى رَسُولِهِ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ، صَدَقَ اللّٰهُ كَذٰلِكَ يَقُولُ: ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ (روم/۳)

سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو کائنات کا پروردگار ہے۔ خدا کی رحمتیں نازل ہوں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور ان کی پاکیزہ عترت و اہل بیت (علیہم السلام) پر۔
اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ:
پھر جنہوں نے برا کیا ان کا انجام بھی برا ہوا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔

أَظَنَنْتَ يا يَزِيدُ حَيْثُ أَخَذْتَ عَلَيْنا أَقْطارَ الأَرْضِ وَآفاقَ السَّماءِ، فَأَصْبَحْنا نُساقُ كَما تُساقُ الأُسارى أَنَّ بِنا عَلَى اللّٰهِ هَواناً، وَبِكَ عَلَيْهِ كَرامَةً وَأَنَّ ذٰلِكَ لِعِظَمِ خَطَرِكَ عِنْدَهُ،

او یزید! اب جبکہ تو اپنے گمان کے مطابق ہمارے اوپر سختی کئے ہوئے ہے اور زمین و آسمان کے راستوں کو ہم پر بند کیا ہوا ہے اور نہ ہمارے لیے کوئی راہ چارہ چھوڑی ہے اور ہمیں قیدیوں کی مانند پھرا رہا ہے۔ اس سے تو نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا نے تجھے عزت دی ہے اور ہمیں ذلیل کیا؟ اور تمہیں کامیابی عطا کی ہے اور یہ کامیابی اس لیے ہے کہ تو خدا

• • •

فَشَمَخْتَ بِأَنْفِكَ، وَنَظَرْتَ فِي عِطْفِكَ جَذْلَانَ مَسْرُوراً حِينَ رَأَيْتَ الدُّنْيَا لَكَ مُسْتَوْثِقَةً وَالأُمُورَ مُتَّسِقَةً وَحِينَ صَفَا لَكَ مُلْكُنَا وَسُلْطَانُنَا، فَمَهْلاً مَهْلاً، أَنَسِيتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْماً وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ (آل عمران/۱۷۸)

أَ مِنَ الْعَدْلِ يَابْنَ الطُّلَقَاءِ! تَخْدِيرُكَ حَرَائِرَكَ وَ إِمَائَكَ، وَ سَوْقُكَ بَنَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ سَبَايَا، قَدْ هَتَكْتَ سُتُورَهُنَّ، وَ أَبْدَيْتَ وُجُوهَهُنَّ، تَحْدُو بِهِنَّ الأَعْدَاءُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ، يَسْتَشْرِفُهُنَّ أَهْلُ الْمَنَاهِلِ وَ الْمَنَاقِلِ، وَ

کے نزدیک بڑا باآبرو ہے؟ جس کی بنا پر تو تکبر کر رہا ہے اور اکڑ کر چل رہا ہے اور ادھر ادھر تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے دیکھ رہا ہے؟ اور تو غرور کر رہا ہے کہ دنیا نے تیری طرف رخ کر لیا ہے؟ اور اس نے تمہارے کاموں کو سنوار دیا ہے اور ہماری حکومت کو تمہارے ساتھ مختص کر دیا ہے؟

یزید! ذرا آہستہ، ٹھہر ٹھہر کر، کیا تو نے خدا تعالیٰ کا یہ قول فراموش کر دیا ہے جو اس نے فرمایا ہے کہ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں انہیں یہ گمان نہیں کرنا چاہیے ہم نے انہیں جو ڈھیل دی ہے وہ ان کے لیے بہتر ہے؟ ہم نے انہیں اس لیے ڈھیل دی ہے تاکہ ان کا امتحان لیں اور وہ اپنے گناہوں میں مزید اضافہ کریں اور ان کے لیے توبہ کی گنجائش باقی نہ رہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

اے ہمارے نانا کے آزاد کردہ غلاموں کے بیٹے! کیا یہی انصاف ہے کہ تو اپنی عورتوں اور کنیزوں کو تو پردے میں بٹھائے رکھے لیکن رسولؐ کی پردہ دار بیٹیوں کو قید کر کے شہر بہ شہر پھرائے؟ ان کی ہتک حرمت کرے اور ان کے چہرے سے پردے ہٹا دے تاکہ لوگوں کی نگاہیں ان چہروں پر پڑیں، اور نزدیک و دور کے اور شریف اور کمینے ہر قسم کے لوگ ان کو دیکھیں، جبکہ ان کے ساتھ

• • •

يَتَصَفَّحُ وُجُوهَهُنَّ الْقَرِيبُ وَ الْبَعِيدُ، وَ الدَّنِيُّ وَ الشَّرِيفُ، لَيْسَ مَعَهُنَّ مِنْ رِجالِهِنَّ وَلِيٌّ، وَ لا مِنْ حُماتِهِنَّ حَمِيٌّ، وَ كَيْفَ يُرْتَجى مُراقَبَةُ مَنْ لَفَظَ فُوهُ أَكْبادَ الأَزْكِياءِ، وَ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ دِماءِ الشُّهَداءِ، وَ كَيْفَ يَسْتَبْطِأُ فِي بُغْضِنا أَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ نَظَرَ إِلَيْنا بِالشَّنَفِ وَ الشَّنَآنِ وَ الإِحَنِ وَ الأَضْغانِ، ثُمَّ تَقُولُ غَيْرَ مُتَأَثِّمٍ وَ لا مُسْتَعْظِمٍ:

لَأَهَلُّوا وَ اسْتَهَلُّوا فَرَحاً

ثُمَّ قالُوا يا يَزِيدُ لا تُشَلْ

ان کے مرد بھی نہ ہوں، نہ کوئی مدد کرنے والا اور نہ حفاظت کرنے والا، جبکہ ان کے ساتھ نہ مرد ہیں جو ان کی سرپرستی کریں اور نہ کوئی حامی اور مددگار ہے جو ان کی پاسداری کرے، ہمدردی اور دلسوزی کی امید اس شخص سے کیونکر وابستہ کی جا سکتی ہے، جس کی ماں نے پاکباز لوگوں کا کلیجہ چبایا ہو اور جس کا گوشت شہیدوں کے گوشت سے اگا ہو!! اور اس قسم کا سلوک اس شخص سے قطعاً دور نہیں جو ہم اہل بیتؑ کو دشمنی کی نگاہوں سے دیکھتا ہو، یزید! اس قدر عظیم گناہ کو گناہ ہی شمار نہیں کرتا اور خود کو اس قبیح کارنامے اور ناپسندیدہ کردار پر غلط کار نہیں سمجھتا، بلکہ اپنے کافر بزرگوں پر فخر و مباہات اور ان کے یہاں پر موجود ہونے کی تمنا کرتا ہے کہ تیرے بے رحمانہ قتل و غارت اور کرتوتوں کو اپنی آنکھوں سے آ کر دیکھیں اور خوش ہوں اور تیرا شکریہ ادا کریں۔

مُنْتَحِياً عَلى ثَنايا أَبِي عَبْدِاللهِ سَيِّدِ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، تَنْكُتُها بِمِخْصَرَتِكَ، وَ كَيْفَ لا تَقُولُ ذلِكَ وَ قَدْ نَكَأْتَ الْقَرْحَةَ، وَ اسْتَأْصَلْتَ الشَّأْفَةَ بِإِراقَتِكَ دِماءَ ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ

اے یزید! تو جوانانِ جنت کے سردار ابا عبد اللہ الحسینؑ کے ہونٹوں پر چھڑی مار کر ان کی بے ادبی کر رہا ہے، ایسا کیوں نہ کرے اور کیوں نہ کہے؟ کیونکہ تو نے ہمارے زخموں کو ناسور میں بدل دیا ہے، اور محمد مصطفیٰؐ کی ذریت اور آلِ عبد المطلبؑ میں سے روئے زمین کے جو روشن

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَ نُجُومِ الأَرْضِ مِنْ آلِ عَبْدِالمُطَّلِبِ، وَ تَهْتِفُ بِأَشْياخِكَ، زَعَمْتَ أَنَّكَ تُنادِيهِمْ، فَلَتَرِدَنَّ وَ شِيكاً مَوْرِدَهُمْ وَ لَتَوَدَّنَّ أَنَّكَ شَلَلْتَ وَ بَكِمْتَ، وَ لَمْ تَكُنْ قُلْتَ ما قُلْتَ وَ فَعَلْتَ ما فَعَلْتَ۔

ستارے ہیں ان کا خون بہا کر تو نے انہیں بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کی کوشش کی ہے اور اب اپنے گمان کے مطابق اپنے بزرگوں کو پکار رہا ہے کہ وہ جواب دیں 'تھوڑا صبر کرو زیادہ دیر نہیں گزرے گی کہ تو خود ان کے ساتھ جا ملے گا' پھر تو اس بات کی آرزو کرے گا کہ اے کاش تیرے ہاتھ شل ہوتے اور تیری زبان گنگ ہوتی !! اور یہ باتیں زبان پہ نہ لاتا اور نہ ہی ایسے ایسے کرتوتوں کا ارتکاب کرتا!

اَللّٰهُمَّ خُذْ بِحَقِّنا، وَ انْتَقِمْ مِنْ ظالِمِنا، وَ أَحْلِلْ غَضَبَكَ بِمَنْ سَفَكَ دِماءَنا، وَ قَتَلَ حُماتَنا، فَوَاللهِ ما فَرَيْتَ إِلاّ جِلْدَكَ، وَلا حَزَزْتَ إِلاّ لَحْمَكَ، وَ لَتَرِدَنَّ عَلى رَسُولِ اللهِ بِما تَحَمَّلْتَ مِنْ سَفْكِ دِماءِ ذُرِّيَّتِهِ، وَ انْتَهَكْتَ مِنْ حُرْمَتِهِ فِي عِتْرَتِهِ وَ لُحْمَتِهِ، حَيْثُ يَجْمَعُ اللهُ شَمْلَهُمْ، وَ

خداوندا!! تو خود ہی ان سے ہمارا حق لے اور ہمارے اوپر ظلم کرنے والوں سے خود ہی انتقام لے۔ اور تو اپنا عذاب ان لوگوں پہ نازل فرما جنہوں نے ہمارا خون بہایا اور ہماری پاسداری کرنے والوں کو قتل کیا ہے۔ (اے یزید!) خدا کی قسم اس قسم کے جرائم کا ارتکاب کر کے خود اپنی ہی جلد کو پارہ پارہ کیا ہے۔ اور اپنے گوشت کے ٹکڑے کئے ہیں' (در حقیقت اپنی ہی تباہی مول لی ہے) اور تو اپنے اس ظلم و ستم کے بوجھ کو اٹھائے ہوئے رسولؐ کے پاس پہنچے گا جو تو نے رسول کی اولاد کی ہتک حرمت کی ہے۔ اور ان کی عترت واولاد اور ان کے جگر گوشوں کے خون سے

يَلُمُّ شَعَثَهُمْ، وَ يَأْخُذُ بِحَقِّهِمْ وَ لاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ (آل عمران/۱۶۹)

وَ حَسْبُكَ بِاللهِ حاكِماً، وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ خَصِيماً، وَ بِجَبْرَئِيلَ ظَهِيراً، وَ سَيَعْلَمُ مَنْ سَوَّى لَكَ وَ مَكَّنَكَ مِنْ رِقَابِ الْمُسْلِمِينَ ، بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً، وَ أَيُّكُمْ شَرٌّ مَكَاناً، وَ أَضْعَفُ جُنْداً۔

وَ لَئِنْ جَرَّتْ عَلَيَّ الدَّوَاهِي مُخَاطَبَتَكَ، إِنِّي لَأَسْتَصْغِرُ قَدْرَكَ، وَ أَسْتَعْظِمُ تَقْرِيعَكَ، وَ أَسْتَكْثِرُ تَوْبِيخَكَ، لَكِنَّ

خود کو رنگین کیا ہے۔اور وہاں پر اللہ تعالیٰ سب کو یکجا کرے گا اور ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔اور ان کی دادرسی کرے گا۔"اور تم گمان نہ کرو کہ جو راہ خدا میں قتل کئے جاتے ہیں وہ مردہ ہیں' بلکہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق وروزی پا رہے ہیں" تمہارے لئے یہی بات کافی ہے کہ فیصلہ کرنے والا اللہ ہے' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے خلاف مدعی ہوں گے اور جبرائیل علیہ السلام ان کے پشت پناہ اور تمہارے خلاف گواہ ہوں گے۔اور جس نے تیرے لئے حکومت کی راہیں ہموار کی ہیں اور تجھے مسلمانوں کی گردنوں پر مسلط کیا ہے اسے بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس قدر بری سزا ظالموں کے نصیب ہو گی۔تم میں سے کس کا ٹھکانہ برا ہے اور کس کا لشکر عاجز اور ناتوان رہے گا۔

یہ زمانے کی ستم ظریفی ہے اور مصائب زمانہ نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ مجھے ' تیرے جیسے (خبیث) شخص سے ہمکلام ہونا پڑ رہا ہے ' لیکن یاد رکھ کہ میں تجھے ذرہ بھر بھی اہمیت نہیں دیتی ' البتہ تیرے مصائب و مظالم کو بہت زیادہ سمجھتی ہوں اور تیری سخت سے سخت ترین

الْعُيُونَ عَبْرى، وَ الصُّدُورَ حَرّى، أَلا فَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ لِقَتْلِ حِزْبِ اللهِ النُّجَباءِ بِحِزْبِ الشَّيْطانِ الطُّلَقاءِ، فَهٰذِهِ الأَيْدِى تَنْطِفُ مِنْ دِمائِنا، وَ الأَفْواهُ تَتَحَلَّبُ مِنْ لُحُومِنا، وَ تِلْكَ الجُثَثُ الطَّواهِرُ الزَّواكِى تَنْتابُها العَواسِلُ، وَ تُعَفِّرُها أُمَّهاتُ الْفَراعِلِ۔

وَلَئِنِ اتَّخَذْتَنا مَغْنَماً لَتَجِدَنَّ بِنا وَ شِيكاً مَغْرَماً حِيْنَ لا تَجِدُ إِلاّ ما قَدَّمَتْ يَداكَ، وَ ما رَبُّكَ بِظَلاّمٍ لِلْعَبِيدِ، وَ إِلَى اللهِ الْمُشْتَكى، وَ عَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ، فَكِدْ كَيْدَكَ، وَاسْعَ سَعْيَكَ، وَ ناصِبْ جُهْدَكَ، فَوَاللهِ لا تَمْحُو ذِكْرَنا، وَ لا تُمِيتُ وَحْيَنا، وَ لا تُدْرِكُ أَمَدَنا، وَ لا تَرْحَضُ عَنْكَ

مذمت کرتی ہوں ' ہائے کیا ' کیا جائے !! آنکھیں ہیں کہ آنسوؤں کے سیلاب بہا رہی ہیں اور دل ہیں کہ جلے جا رہے ہیں کس قدر تعجب کی بات ہے کہ اللہ کا برگزیدہ گروہ "آزاد کردہ غلاموں کی اولاد کے شیطانی گروہ کے ہاتھوں قتل کردیا جائے !! ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ تمہارے ہاتھوں سے ٹپک رہا ہے اور ہمارے بدن کے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا تمہارے منہ سے گر رہا ہے 'ادھر ان پاک و پاکیزہ اور مطہر اجسام پر سے صحرا کے درندے گزر رہے ہیں اور بیابان کے ٹیلوں کی ریت اور مٹی اڑ اڑ کر ان کو ڈھانپ رہی ہے۔

(اے یزید!) اگر تو آج کے دن ہمارے اوپر کامیابی کو اپنے لئے غنیمت جانتا ہے تو وہ بہت جلد جان لے گا کہ یہ کامیابی تیرے لئے غنیمت نہیں تاوان ہے۔ جس دن کہ تو اپنے ہاتھوں کی بھیجی ہوئی کمائی کو وصول کرے گا 'اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔ اور میں تو صرف خدا ہی کی بارگاہ میں شکوہ کرتی ہوں 'اور اسی پر بھروسہ کرتی ہوں۔ یزید! تم جو چالیں چل سکتے ہو چلو 'جو کوششیں کر سکتے ہو کر لو 'لیکن خدا کی قسم نہ تو تم ہمارے ذکر کو بھی مٹا سکو گے 'اور نہ ہی ہماری یاد کو دلوں سے محو کر سکو گے 'نہ تو کبھی ہمارے جاہ و جلال تک تمہاری رسائی ہو سکتی ہے اور نہ تم اپنے دامن

عارھا، وَ ھَلْ رَأْيُكَ إلاّ فَنَدٌ، وَ أيّامُكَ إلاّ عَدَدٌ، وَ جَمْعُكَ إلاّ بَدَدٌ؟
يَوْمَ يُنادِي الْمُنادِي: أَلا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّالِمِينَ۔
الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعالَمِينَ، الَّذِي خَتَمَ لِاَوَّلِنا بِالسَّعادَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ، وَ لِآخِرِنا بِالشَّهادَةِ وَ الرَّحْمَةِ. وَ نَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُكْمِلَ لَهُمُ الثَّوابَ، وَ يُوجِبَ لَهُمُ الْمَزِيدَ، وَ يُحْسِنَ عَلَيْنَا الْخِلافَةَ، إنَّهُ رَحِيمٌ وَدُودٌ، وَ حَسْبُنَا اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ۔

سے ظلم و ستم کے داغ دھبے دھو سکتے ہو تیرا نکتہ نظر بے اعتبار اور ناپائیدار! تیری حکومت کا دورانیہ گنتی کے چند دن اور تیری مجتمع ٹولی کا انجام انتشار وافتراق ہے 'جس دن منادی ندا دے گا کہ "اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر"

اور تمام تعریفیں ہیں اس اللہ رب العالمین کے لئے ہیں جس نے ہمارے پہلے کو تو سعادت اور مغفرت سے نوازا ہے اور آخری کو شہادت اور رحمت سے' میری اپنے خدا سے یہی دعا ہے کہ انہیں اجر جزیل عنایت کرے اور ان کی جزا میں مزید اضافہ فرمائے 'وہ خود ہمارے لئے بہترین اور سب سے بڑا مہربان ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے"

نوٹ: حوالہ جات

۱۔یزید کے اشعار میں ہے

"لَيْتَ اَشْيَاخِىْ بِبَدْرٍ شَهِدُوْا..... جَزَعَ الْخَزْرَجِ مِنْ وَقْعِ الْاَسَل"

اس کا دوسرا مصرع" جَزَعَ الْخَزْرَجِ........" "عبداللہ بن زبعری" کا ہے۔جو رسول خدا ﷺ کا سخت ترین دشمن تھا۔اس نے اس وقت کہا تھا جب جنگ احد میں حضور (ص) کے اصحاب شہید ہو گئے تھے۔وہ کہہ رہا تھا کہ کاش ہمارے جنگ بدر کے مقتول آج ہوتے اور دیکھتے کہ مدینہ کے مسلمانوں کے قبیلے "خزرج" کے لوگوں میں کس طرح کہرام ماتم برپا ہے۔

۲۔"خندف" یزید کے ایک جد اعلیٰ کا نام ہے۔(تاریخ طبری جلد ۱ص ۲۴۔۲۵)

۳۔ "أَمِنَ العَدلِ یَابْنَ الطُّلَقَاءِ!" یہ اشارہ ہے فتح مکہ کے ماجرا کی طرف کہ حضرت رسالتمآبؐ نے ابو سفیان اُس کے بیٹے اور بہت سے سرداران قریش اور دشمنان پیغمبر کے بارے میں اس وقت فرمایا جب انھیں معافی دیدی تو کہا: "اِذْهَبُوا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ" جاؤ اب تم ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔
(ملاحظہ ہو تاریخ طبری جلد ۲ ص ۳۳۷، بحار الانوار جلد ۲۱ ص ۱۰۶)

۴۔ یہ خطبہ مقتل الحسین مقرم ص ۳۵۷۔ بحار الانوار جلد ۴۵ ص ۱۳۲۔۱۳۵۔ احتجاج طبری جلد ۲ ص ۱۲۲ تا ۱۳۰ میں موجود ہے اور وہیں سے نقل کیا گیا ہے۔

دعا برائے صحت یابی

کتاب ہذا کی اشاعت کے سلسلے میں جناب سجاد حیدر خان نے تعاون فرمایا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے رزق و مال میں برکت عطا فرمائے اور ان کے والد گرامی جناب شبیر احمد خان صاحب اور دیگر بیمار مؤمنین و مومنات کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔۔۔آمین

سورہ فاتحہ برائے جملہ مؤمنین و مومنات

اور خصوصاً

ا۔ سید الطاف حسین شاہ

۲۔ بیگم اور سید غلام قاسم علی شاہ

۳۔ سید منتظر مہدی

۴۔ بیگم اور حشمت علی بھٹی

۵۔ بیگم اور مبارک حسین بھٹی

الہادی اسلامک سنٹر جامعۃ الکوثر اسلام آباد کی عظیم فخریہ پیشکش

علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی کی مطبوعات

- تفسیر نور ۱۸ جلدیں
- میزان الحکمت ۱۰ جلدیں
- منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ ۳ جلدیں
- تفسیر المعین
- مصباح المومنین (دعاؤں کی کتاب)
- کاروانِ شہادت مدینہ سے مدینہ تک منزل بامنزل (زیر طبع)
- سیرت طیبہ چہاردہ معصومینؑ (زیر طبع)
- باقیات الصالحات مفاتیح الجنان
- منتخب میزان الحکمت
- تاریخ مزارات
- احکام اموات
- آسان عقائد
- تین ہستیوں کے انقلابی خطبے
- یوسفِ قرآن
- ہجرت اور جہاد

غیر مطبوعہ کتابیں (اس عظیم پراجیکٹ پر شب و روز کام جاری ہے)

- مفاتیح الجنان
- میزان الحکمت (جلد ۱۰ ترجمہ ہو چکا ہے کمپوزنگ ہو رہی ہے)
- تفسیر دعائے مکارم اخلاق (زیر طبع)

الہادی اسلامک سنٹر جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2 فیض احمد فیض روڈ اسلام آباد فون: 051-4922119 موبائل: 0333-6446072